رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک پیسہ

نمبر ۱۱۴ | مورخہ ۹ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۳۵ء | جلد ۲۲

انبیاء خلفاء اور بشری عوارض

بیماری ایک ایسی چیز ہے جس سے ہر انسان کو اپنی عمر کے کسی نہ کسی حصہ میں واسطہ پڑتا ہے۔ امیر ہو۔ یا غریب۔ بادشاہ ہو۔ یا فقیر۔ چھوٹا ہو۔ یا بڑا۔ کوئی فرد ایسا نہیں جو بشری عوارض سے محفوظ ہو۔ حتےٰ کہ انبیاءؑ علیہم السلام بھی بیمار ہوتے۔ اور اللہ تعالےٰ کے پیدا کردہ طریقِ علاج سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر تعصب سے جن کی آنکھیں کور ہوں اور بغض وعداوت نے جنہیں اندھا بنا رکھا ہو بعض دفعہ ایسی دُور از عقل باتیں کہنے۔ اور لکھنے پر اُتر آتے ہیں کہ جنہیں سُنکر انسان حیران رہ جاتا ہے:۔

"زمیندار" جو احمدیت کا ناکام حریف ہے اپنی ۲۸ فروری کی اشاعت میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق اسی قسم کا ایک لغو اعتراض کرتے ہُوئے لکھتا ہے:۔

"انبیاء اور اُن کے خلفاء اگر کسی طرح سقیم اور معلول ہوں۔ تو ہدایت کا کام کس طرح سرانجام پذیر ہو۔ اس لئے سنت الٰہیہ ہمیشہ سے یہی چلی آتی ہے۔ کہ جن لوگوں سے ہدایتِ خلق کا کام متعلق ہو۔ وُہ تندرست چاق چوبند مستعد اور سرگرم ہوں"۔

اسی طرح ۵۔ مارچ کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ "خلیفہ صاحب کا یہ حال ہے۔ کہ ان کی کوئی بھی کل سیدھی نہیں۔ اور ان پر جو امراض گونا گوں مسلط ہیں۔ اُن کا شمار میں آنا مشکل ہے"۔

پھر ہنسی اڑاتے ہُوئے لکھا ہے:۔

"آج کھانسی اور زکام ہے۔ تو کل بخار ہے چند دن مثانہ کے کسی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ تو اس سے دو چند دن گردہ کا درد ان کی تمام سرگرمیوں کو معرضِ تعطل والتوا میں ڈال دیتا ہے"۔

اول تو یہ جھوٹ ہے۔ کہ آپ پر اس قدر امراض مسلط ہیں۔ کہ "ان کا شمار میں آنا مشکل ہے"۔ پھر یہ بھی غلط ہے۔ کہ وُہ معمولی امراض جو ہر انسان کے ساتھ لگی ہُوئی ہیں۔ وُہ آپ کی دینی سرگرمیوں کو "معرضِ تعطل والتوا" میں ڈال رہی ہیں۔ آپ خدا تعالےٰ کے فضل سے دین کی خدمت سے متعلق جس قدر کام کرتے ہیں۔ ممکن نہیں۔ کہ کوئی اور انسان اس قدر مشقت برداشت کر سکے۔ حال ہی میں جب آپ نے ایک سلسلہ کلام میں مختصراً یہ ذکر فرمایا۔ کہ آپ دن رات کے کتنے گھنٹے اور کتنا کام کرتے ہیں۔ تو خواجہ حسن نظامی صاحب نے آپ کی مصروفیات کو مسلمانوں کے سامنے بطور نمونہ رکھا۔ اور اپنے متعلق لکھا۔ کہ میں سمجھتا تھا میں بہت مصروف رہتا ہوں۔ مگر آپ کے کام کو دیکھ کر اب میں اور زیادہ کام کرنے کی کوشش کروں گا

پھر عوارض کو شانِ خلافت کے خلاف نہیں کہہ سکتے بلکہ شانِ نبوت پر بھی ان کی وجہ سے کوئی زد نہیں پڑسکتی۔ اور یہ کہنا۔ کہ انبیاء اور ان کے خلفاء اگر سقیم ہوں۔ تو ہدائت کا کام سرانجام نہیں دے سکتے۔ حد درجہ کی جہالت اور اسلام سے ناواقفیت ہے۔ ابوالانبیاءؑ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ انی سقیم۔ میں بیمار آدمی ہوں۔ ایک اور موقعہ پر فرمایا اذا مرضت فھو یشفین۔ جب میں بیمار ہوتا ہوں۔ تو خدا مجھے شفا دیتا ہے۔ پھر حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق تفسیروں میں تو یہاں تک لکھا ہے۔ کہ ان کے تمام جسم میں کیڑے پڑ گئے تھے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید میں جو یہ آتا ہے۔ کہ وُہ حصور تھے۔ اس کی تشریح مفسرین نے یہ کی ہے۔ کہ وُہ نامرد تھے (ابن کثیر زیر آیت سیدًا وحصورًا)

اور تو اور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق لکھا ہے۔ کہ آپ کو درد شقیقہ کا دَورہ ہُوا کرتا تھا۔ جس سے آپ کو کئی کئی دن سخت تکلیف رہتی۔ حتےٰ کہ نماز بھی گھر میں ہی ادا فرماتے۔ (طبری جلد ۳۔ صفحہ ۱۵۷۹)

پس جب سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بشری لحاظ سے مختلف عوارض کی تکلیف اٹھاتے رہے۔ تو کسی اور بشر کے لئے کیونکر ممکن ہے۔ کہ وُہ جسمانی عوارض میں مبتلا نہ ہو اور یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ سنت الٰہیہ یہ ہے کہ جن سے ہدایتِ خلق کا کام متعلق ہو وُہ بیمار نہیں ہوتے حقیقت یہ ہے کہ انبیاء اور خلفاء روحانیت کے لحاظ سے بے شک نہایت بلند مقام پر ہوتے ہیں۔ لیکن بشریت میں دوسرے انسانوں کی طرح ہی ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ قل انما انا بشرٌ مثلکم۔ کہ میں انسانیت کے لحاظ سے دُوسرے انسانوں کی مانند ہی ہوں:۔

پس بشری عوارض سے کلیۃً محفوظ ہونا کسی انسان کے لئے ممکن نہیں۔ اور اس پر اعتراض کرنا حد درجہ کی جہالت ہے۔ دیکھنے والی بات یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالےٰ کے وُہ بندے جنہیں وُہ اپنی مخلوق کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ دُوسرے انسانوں کے مقابلہ میں دین کی خاطر حیرت انگیز سرگرمی دکھاتے ہیں۔ اور باوجود بیماری کے ان کا ایسا کرنا ایک اعجاز ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پس پردہ خدا تعالےٰ کا ہاتھ کام کر رہا ہوتا ہے۔ یہی صورت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے متعلق ملاحظہ کیجاسکتی ہے ایک طرف ساری دُنیا کی مخالفت کا طوفان ہے۔ اور ایک طرف آپ کی نحیف وکمزور جان ہے لیکن آپ کا قدم آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے۔ اور خدا تعالےٰ آپ کو کامیابی پر کامیابی دے رہا ہے:۔

احراریوں کے حامی افسر حکومت کے غدار ہیں

احراری ٹولی کے وُہ راہنما جن کی زندگی کا مقصد کسی نہ کسی طریق سے بھولے بھالے مسلمانوں کو لوٹ کر اپنے لئے سرمایہ عیش و عشرت مہیا کرنا ہے۔ جہاں حکومت کے بعض ارکان کی حمایت حاصل کرنے کے لئے یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ احمدیوں نے گورنمنٹ کے مقابلہ میں اپنی متوازی حکومت قائم کر رکھی ہے۔ اور وُہ انگریزوں کی بجائے خود حکمران بننا چاہتے ہیں۔ وہاں ملک کے شوریدہ سر طبقہ کو مشتعل کر کے اپنے دام میں پھنسانے کے لئے جماعت احمدیہ کا سب سے بڑا جرم یہ قرار دیتے ہیں کہ احمدی موجودہ حکومت کی تعریف کرتے۔ اور اس کے استحکام کے لئے کوشاں ہیں۔ چنانچہ احراریوں نے حال میں دہلی کے ایک جلسہ میں جو تقریریں کیں۔ ان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے کی وجہ یہ بتائی کہ "مرزا صاحب نے پچاس سے زائد الماریاں گورنمنٹ کی تعریف میں لکھی ہیں" اور یہ کہ "قادیان اور گورنمنٹ دو چیزیں نہیں" (روزنامہ قومی گزٹ دہلی ۱۳ مارچ)

گویا احراری جماعت احمدیہ کے خلاف اس لئے فتنہ پردازی کر رہے ہیں۔ کہ یہ جماعت گورنمنٹ کی وفادار ہے۔ اور شورش انگیزوں کے مقابلہ میں حکومت کی حمایت کرتی ہے۔

بے شک ان لوگوں کے نزدیک تو یہ بہت بڑا جرم ہو سکتا ہے۔ جو موجودہ حکومت کو الٹ دینے کی خواہش رکھتے۔ اور اس کے لئے کوشاں ہیں۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ وُہ حکام جو حکومت کے خزانہ سے بڑی بڑی تنخواہیں پاتے ہیں۔ اور اس کے نمک خوار ہیں۔ ان میں سے بھی بعض احراریوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں یہ حکومت کے ساتھ صریح غداری نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ اس پر کچھ عرصہ کے لئے تو پردہ پڑا رہ سکتا ہے۔ لیکن ہمیشہ کے لئے یہ بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اور جب اس پر سے پردہ اُٹھے گا۔ اس وقت معلوم ہوگا۔ کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ بے انصافیاں کرنے والوں نے حکومت کو کس قدر نقصان پہنچایا ہے۔ کاش اعلےٰ حکام شوریدہ سروں کی حمایت کرنے والے افسروں کے رویہ کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔

کیا یہ حیرت انگیز بات نہیں کہ جماعت احمدیہ کو احراری اس لئے ظلم و ستم کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ کہ احمدی حکومت کے وفادار ہیں۔ اور وُہ انہیں حکومت کی تائید و حمائت کرنے کی سزا دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ مگر بعض سرکاری افسر احراریوں کی شرارتوں کا انسداد کرنے کی بجائے انہیں اور زیادہ جُرات دلا رہے ہیں۔ اور پھر بھی حکومت کے نمک حلال اور وفادار بنے پھرتے ہیں۔ کیا حکومت کا ایسے لوگوں کی حرکات سے ناواقف رہنا اور ان کی اصلاح نہ کرنا افسوسناک امر نہیں ہے۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے خلاف "احسان" کی غلط بیانی

احراری اخبارات احمدیت کی مخالفت میں اس قدر کمینگی پر اُتر آئے ہیں۔ کہ جہاں کوئی احمدی افسر ہو۔ بلا سوچے سمجھے محض اس کے احمدی ہونے کی وجہ سے اس کے خلاف غلط بیانی شروع کر دیتے ہیں کون نہیں جانتا کہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن گوجرانوالہ ایک بڑے خاندانی۔ نہایت تقویٰ شعار۔ اور اعلےٰ پایہ کے دیندار بزرگ ہیں۔ سرکاری ملازمت میں آپ کا ریکارڈ نہایت شاندار رہے اور آپ کی قابلیت مسلّم۔ اور سول سرجنی کے عُہدہ جلیلہ پر آپ کا فائز ہونا اسی بات کا ثبوت ہے۔ آپ کے دل میں مخلوقِ خدا کی ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہُوئی ہے۔ اور آپ کی فیض رسانی کا سلسلہ ہر مذہب و ملت کے افراد تک وسیع ہے۔

ان حالات میں اخبار "احسان" کا یہ لکھنا کہ "جب سے صاحب موصوف گوجرانوالہ تشریف لائے ہیں۔ آپ کا سلوک مسلمانانِ گوجرانوالہ کے ساتھ بُرا رہا ہے۔ معتبر ذرائع سے سنا گیا ہے کہ آپ مرزائیوں کو ہر جائز و ناجائز مدد دیتے ہیں۔ جب کوئی مسلمان ان کے پاس جاتا ہے تو پہلے یہ پوچھتے ہیں۔ کہ تم مرزائی ہو۔ یا غیر مرزائی" محض شرارت نہیں۔ تو اور کیا ہے جبکہ حضرت میر صاحب اپنے اوصافِ حمیدہ اور اعلےٰ قابلیت کے باعث نہ صرف اپنے محکمہ کے لئے بلکہ حکومت کے لئے بھی باعث فخر ہیں۔ اور ہر شریف آدمی کو خواہ کسی مذہب کا ہو۔ اس کا اعتراف ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	نمبر	نام
۱	چراغ بی بی صاحبہ ضلع گجرات	۹	مسعودہ خانم صاحبہ ضلع امرت سر
۲	ولی محمد خانصاحب ضلع امرت سر	۱۰	داؤدہ خانم صاحبہ " "
۳	مبارک احمد خانصاحب " "	۱۱	ذکریا خانم صاحبہ " "
۴	تبارک احمد خانصاحب " "	۱۲	محمدی بی صاحبہ " "
۵	نوازش احمد خانصاحب " "	۱۳	محمد عثمان صاحب۔ بنگال
۶	شیر زمان احمد خانصاحب " "	۱۴	شہباز خانصاحب لودھی۔ امرت سر
۷	شاہ زمان احمد خانصاحب " "	۱۵	محمود احمد خانصاحب " " " "
۸	صغرا خانم صاحبہ " "		

"احسان" کی خانہ زاد "احمدیہ ریفارم لیگ"

ہم نے اخبار "احسان" سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وُہ جن فرضی احمدیوں کے فرضی مظالم کی داستانیں شائع کر رہا ہے۔ ان کے نام پیش کرے تا معلوم ہو سکے۔ کہ وُہ لوگ جو احمدی کہلا کر دادرسی کے لئے "احسان" کی چوکھٹ پر ناصیہ فرسائی کر رہے ہیں۔ ان کی احمدیت کی حقیقت کیا ہے۔ مگر "احسان" نے ابھی تک اس قسم کا کوئی آدمی پیش نہیں کیا۔ البتہ اپنے ۱۲- مارچ کے پرچہ میں "احمدیہ ریفارم لیگ" کا پتہ "معرفت ایڈیٹر احسان لاہور" لکھ کر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ لیگ "احسان" ہی کی خانہ زاد ہے۔ اور اس کا ڈھونگ اسی کے دفتر میں ہی تیار کیا گیا ہے جس "لیگ" کو سوائے دفتر "احسان" کے اور کوئی جانتا ہی نہ ہو۔ اس کے نام سے جو کچھ شائع کیا جا رہا ہے اس کے جھوٹ اور افترا ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔

مسز حق احمدی نہیں

احراری اخبارات نے یہ عجیب طریق اختیار کر رکھا ہے۔ کہ ان کا کوئی بھائی یا بہن جب کسی معیوب حرکت کا ارتکاب کرے۔ تو اسے احمدیوں کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ بشرطیکہ انہیں اتنا سہارا مل جائے۔ کہ ان کے اس بھائی یا بہن نے قادیان کی سرزمین پر کبھی قدم رکھا تھا۔ چنانچہ حال ہی میں ایک نوجوان کو محض اس لئے احمدی قرار دے کر شور مچانا شروع کر دیا گیا۔ کہ وہ جب قادیان کے سٹیشن پر اترا۔ تو پولیس نے اسے کسی الزام کی بنا پر گرفتار کر لیا۔ حالانکہ وہ احمدی نہیں۔ بلکہ احراریوں کا ہم عقیدہ تھا۔

اسی طرح ۱۰ مارچ کے "احسان" نے ایک ایسی خاتون کے ذکر میں جسے بقول اس کے "چراغ خانہ رہنے کی بجائے شمع انجمن بننے کا شوق ہے۔ اور جو کئی مرتبہ عام مجموں میں اپنے کمال موسیقی کی نمائش کر چکی ہے" جماعت احمدیہ کو محض اس لئے بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ "اس کے شوہر بڑے راسخ العقیدہ میرزائی ہیں" اور وہ کسی وقت قادیان آ چکی ہیں۔ چونکہ مسز حق احمدی نہیں۔ بلکہ احراریوں کی ہم عقیدہ بہن ہیں اس لئے ان کی طرز معاشرت کی ذمہ واری احمدیوں پر نہیں۔ بلکہ احراریوں پر ہی عائد ہوتی ہے۔ باقی رہا یہ کہ ان کے شوہر بڑے راسخ العقیدہ احمدی ہیں۔ تو اس سے بھی معاملہ کی نوعیت بدل نہیں سکتی۔ جس طرح ایک مسلمان مرد عیسائی یا یہودی عورت سے شادی کر سکتا ہے۔ اسی طرح ایک احمدی احرار کی ہم عقیدہ خاتون کو بھی اپنی زوجیت میں رکھ سکتا ہے۔ اور جب تک وہ اپنے خاوند کی ہم عقیدہ نہ ہو جائے۔ اس وقت تک اس کے طریق معاشرت کی ذمہ واری انہی لوگوں پر عائد ہوگی۔ جو اس کے ہم عقیدہ ہیں:

جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احراریوں کو اپنی ناکامی کا اعتراف

۸ مارچ بعد نماز جمعہ مسجد خیر دین امرتسر میں احراریوں کا جلسہ ہوا جس میں لغو اور بیہودہ اعتراضات کر کے عوام الناس کو احمدیوں کے خلاف مشتعل کیا گیا۔

مولوی بہاء الحق احراری نے اپنی تقریر میں کہا۔ احرار کے ایک ہی ہلّے نے قادیانیت کو مردہ کر دیا ہے۔ ایک آدھ حملے کی اور ضرورت ہے لیکن ہمارے پاس روپیہ پیسہ کچھ نہیں چندہ دو۔ اپنی کمائی کی آخری کوڑی بھی خزانہ احرار میں جمع کرا دو۔ عطاء اللہ شاہ کے مقدمہ کے لئے روپیہ کی بڑی ضرورت ہے۔ خدا کے لئے۔ رسول کے لئے چندہ دو نیز کہا۔ تم لوگوں نے اسلام کو چھوڑ دیا ہے نہ چندہ دیتے ہو۔ نہ زکوٰۃ ادا کرتے ہو تم نے احمدیوں کا مقابلہ خاک کرنا ہے۔ وہ بڑی منظم جماعت ہے۔ اپنے امام کے ہر حکم کو واجب التسلیم جانتی ہے۔ پچھلے دنوں خلیفہ قادیان نے ۲۷ ہزار روپیہ طلب کیا۔ قادیانیوں نے ۲۷ ہزار کی بجائے ایک لاکھ ۲۷ ہزار روپے کا ڈھیر اپنے خلیفہ کے قدموں میں لگا دیا۔ اسی پر بس نہ کی۔ بلکہ اپنا تن من دھن اور مال و جان مرزا محمودؓ کے سپرد کر دیا ہے۔ تم ان کا مقابلہ کر سکتے ہو۔ ہرگز نہیں تمہارے ایمان کا امتحان ہے۔ مسلمان وہی ہے۔ جو احرار کو چندہ دے۔ بس اب میں بیٹھتا ہوں۔ اور دیکھتا ہوں۔ کہ کون مسلمان ثابت ہوتا ہے۔

یہ کہکر مولوی صاحب بیٹھ گئے۔ اور چندہ جمع ہونا شروع ہوا۔ لوگوں کو مجبور کر کے اور آوازے کس کس کر پیسے بٹورے گئے۔ جب گنتی شروع ہوئی۔ تو کچھ پیسے اور صرف سات روپے اکٹھے ہوئے۔ اور ان میں سے بھی آدھے کھوٹے تھے۔

اس کے بعد ایک اور مولوی محمد حسن کی تقریر ہوئی۔ اس نے کہا۔ مرزائیت کا علاج میرے پاس ہے۔ تمہارے جلسے اور تقریریں اور یہ سب شور و شر کچھ کام نہیں آ سکتے۔ میں صرف ایک پھونک ماردوں۔ تو احمدیت کو جلا کر راکھ کر دوں۔ لوگوں نے کہا۔ مولوی صاحب پھر آپ کونسا وقت دیکھتے ہیں۔ ابھی پھونک مارو۔ اور روز روز کے چندوں سے ہماری جان چھڑاؤ۔ اس پر مولوی صاحب کھسیانے ہو کر بیٹھ گئے:

(نامہ نگار)

جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب کو لکھنؤ میں شاندار ایٹ ہوم

حال میں جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب لکھنؤ تشریف لے گئے۔ تو ۹ مارچ ڈاکٹر اقبال علی صاحب میڈیکل افسر گورنمنٹ ہاؤس لکھنؤ نے انہیں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔ جس میں جناب راجہ صاحب سلیم پور۔ خان بہادر سید عین الدین صاحب ایم۔ بی۔ ای۔ رائے بہادر رام پال سکینہ پبلسٹی آفیسر۔ سید مسعود الحسن صاحب ڈپٹی کلکٹر۔ مسٹر محمد سلطان صاحب ٹریژری افسر۔ خان بہادر مسٹر بشیر صدیقی سٹی مجسٹریٹ۔ سید اصغر حسین صاحب اسسٹنٹ گورنمنٹ ایڈووکیٹ۔ پنڈت جگپال کرشن صاحب اسپیشل مجسٹریٹ۔ ڈاکٹر محمد عبد الحمید صاحب۔ سید محمد زاہد صاحب ڈپٹی کلکٹر۔ مسٹر جی۔ ایس۔ کے حیدری۔ سکرٹری ڈاکٹر دوبے۔ ڈاکٹر محمد زبیر۔ سید ارشد علی صاحب۔ خان بہادر مولوی محی الدین صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر آف ایگریکلچر۔ مسٹر انیس احمد عباسی ایڈیٹر حقیقت۔ مسٹر محمد طلحہ ایڈووکیٹ۔ مسٹر عبد الرؤف عباسی ایڈیٹر حق۔ بیدم شاہ صاحب وارثی۔ مسٹر جونس۔ ماسٹر ضرغام حسین کاظمی۔ مسٹر ارشد علی۔ مسٹر ایس۔ اے خان آف مالیر کوٹلہ۔ مولوی محمد عثمان صاحب احمدی۔ وغیرہ شریک تھے۔

پونے چھ بجے پارٹی ختم ہونے پر چودھری صاحب مہمانوں سے رخصت ہو کر اسٹیشن گئے۔ جہاں بہت سے مقامی احباب رخصت کرنے کے لئے موجود تھے:

(نامہ نگار)

احمدی بچوں کے متعلق حضرت امیر المومنین کا مطالبہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے سلسلہ میں ایک مطالبہ یہ کیا ہے۔ کہ احباب جماعت اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجیں۔ تا ان کی تربیت خاص رنگ میں۔ خاص انتظام کے ماتحت کی جائے۔ اب چونکہ نئے تعلیمی سال کے شروع ہونے میں بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کے متعلق بہت جلد دفتر تحریک جدید میں اطلاع دیں۔ تا انتظام کیا جائے۔

بعض دوستوں کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس تحریک کے ماتحت جن بچوں کی خاص تربیت کا انتظام کیا جائے گا۔ ان کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم دلائی جائے گی۔ نہ کہ مدرسہ احمدیہ میں۔

دوسرے یہ بھی ملحوظ ہے۔ کہ ان کی رہائش اور تعلیم کے سب اخراجات کے ذمہ دار ان کے والدین ہونگے۔ تحریک جدید کے فنڈ سے ان کی کوئی امداد نہیں کی جائے گی۔

ان ہر دو ہدایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے احباب بہت جلد اپنے بچوں کو قادیان بھیجیں۔ (انچارج تحریک جدید):

واقعات عالم پر نظر

از مولانا عبدالرحیم صاحب نیر

ہندوستان

پھانسی۔ بدزبان مصنفین نتھو رام و پال شاہ کے قاتل پھانسی پا رہے ہیں۔ محمد صدیق کو قصور میں دار پر لٹکا دیا گیا۔ اور عبدالقیوم کو سرحد کے کسی جیل میں آج کل قید حیات سے آزاد کر دیا جائے گا۔ ان اموات سے نہ ہندوؤں کو خوشی نہ مسلمانوں کو مسرت۔ کاش آریہ سماج بدزبانی کے واعظین کو ملامت کرے۔ اور بہی خواہانِ اسلام "زمیندار اور احسان" حامیانِ تشدّد اور گھر بیٹھ کر غازی گری کے عادیوں کو بتائیں۔ کہ اسلام قانون شکنی اور خونریزی کی تعلیم نہیں دیتا۔

یوم فضل حسین۔ خدا خوش رکھے خواجہ حسن نظامی صاحب کو۔ انہوں نے تجویز کی ہے کہ ملت اسلامیہ کے نہایت وفادار نیکنام کارگزار ہندوستان و پنجاب کے قابل ترین فرزند سر فضل حسین کے ریٹائر ہونے پر ان کے احسانات کی یاد میں ۲۹ مارچ بطور یوم فضل حسین منایا جائے۔ اس تجویز نے زمیندار و احسان عدوان حسین کے گھر میں ماتم برپا کر دیا ہے۔

خواجہ کمال الدین صاحب کے فرزند اور ان کے رفقائے کار نے احمدیت سے ارتداد کا اعلان کر دیا ہے۔ باغیانِ خلافت کو اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

مالوی اور احراری۔ ہندو سنگٹھن کے لیڈر رام راج قائم کرنے کے شوقین اور مسٹر رامزے میکڈانلڈ وزیر اعظم برطانیہ کو ثالث تسلیم کرنے والوں میں بیش بیش اچھوت ادھار کے حامی مگر اچھوتوں سے ملنے کے بعد مع کپڑوں کے غسل کر لینے والے پنڈت مالوی جی ۲۶ مارچ کو وفد لیکر ٹیمز کا اشنان کرنے اور ڈاؤننگ سٹریٹ کا درشن کرنے جا رہے ہیں۔ تا وزیر اعظم کا فیصلہ جس میں مسلمانوں کو ابھی کلیۃً ہندوستان کی اکثریت کے سپرد نہیں کیا گیا۔ بدلوا دیں۔ جناب مالوی اگر زمیندار و احسان لاہوری اخباروں کو وہی روپیہ جو اپنے سفر پر خرچ کریں گے دیدیں تو سفر کی زحمت سے بھی بچ جائیں اور مطلب برآری بھی ہو جائے۔ کیونکہ پنجاب کے مسلمانوں میں سے احمدیوں کو خارج کرنے کا اعلان تو وہ کر ہی چکے ہیں۔ اس کے بعد آغا خانی۔ پھر نظامی اور پھر ہر ہمدرد اسلام کی باری آئیگی۔ اور اس طرح صرف انگلیوں پر گنے جانے والے احراری ہی رہ جائیں گے۔ جو اقلیت میں ہو کر ہندوؤں کو اکثریت کے حقوق حاصل کرنے کے قابل بنا دینگے۔ کاش پنڈت جی حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا پیغام صلح پڑھیں۔ اور ہندوستانی قومیت اپنے زمانہ کے کرشن کے بنائے ہوئے اصول پر قائم کریں۔ اور رُوّر کے خادم ہو کر ان کی اصلاح کریں۔ جو گنگا و جمنا کے کناروں سے کابل اور کٹھمانڈر کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور گوپال کے شاگرد ہو کر انصاف سے کام لیں۔

ممالک خارجہ

بادشاہ سیام۔ سیام کے بادشاہ نے تخت سے دست برداری اختیار کر لی ہے۔ اور ان کا کمسن بھتیجہ نیا بادشاہ بنایا گیا ہے۔ سیام کا سرکاری مذہب بودھ ہے۔ اور بودھ مذہب میں شریعت کوئی نہیں۔ ایک سابق بادشاہ کی بیگم اس کی حقیقی بہن تھی۔ اور ایسی شادیاں سیام میں عام ہیں۔ شمالی ہند کے ہندو تو اسلامی پڑوس کے باعث ایسی باتیں چھوڑ چکے ہیں۔ مگر جنوبی ہند میں ابھی تک ہندوؤں کی بعض اقوام میں حقیقی بھانجی سے شادی کر لیتے ہیں۔ دنیا کو اسلامی شریعت کی ضرورت ہے اور ہم پر اپنی تبلیغی کوششوں کو وسعت دینے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

فتنہ و فساد۔ خبر ہے۔ کہ یونانی باغیوں کو شکست ہو رہی ہے۔ انکے ۲۰۰۰ قیدی پکڑ لئے گئے ہیں۔ چینی حکومت نے روسی احراریوں کی شرارتوں کا مقابلہ شروع کر دیا ہے۔ کئی مفسد گرفتار و قتل ہوئے ہیں۔ اشرار نے کیوبا کے پایۂ تخت ہوانا میں فساد کرا دیا ہے۔ حکومت کی افواج و پولیس امن قائم کرنے کی کوشش

ضروری خبریں

پنجاب ہائیکورٹ کے چیف جسٹس مسٹر ینگ کی خدمت میں ۱۰ مارچ کو ٹریڈرز ایسوسی ایشن کا ایک وفد پیش ہوا جس نے پنجاب قرضہ بل کے خلاف شکوہ کرتے ہوئے اپیل کی۔ کہ وہ اس بل کی آخری منظوری نہ دیں۔

صوبہ سرحد کے کمشنر نے گورنر جنرل باجلاس کونسل کی منظوری سے ۱۱ مارچ کی اطلاع کے مطابق یہ اعلان کیا ہے۔ کہ قرضوں کے بارے میں کسی ڈگری کے ضمن میں کسی زراعت پیشہ شخص کی زرعی پیداوار کا نصف حصّہ قابل وصولی تصور نہیں ہوگا۔ اس نصف حصہ کو نہ فروخت کیا جا سکے گا۔ اور نہ ہی قرق کرایا جا سکے گا۔

انگورہ سے ۱۰ مارچ کی اطلاع ہے کہ ترکی عساکر بلغاریہ کی سرحد پر جمع ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہر دو حکومتوں کے تصادم کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ حکومت بلغاریہ نے افواج کے اجتماع کے خلاف احتجاج کیا۔ لیکن حکومت ترکیہ نے فوجیں ہٹانے سے انکار کر دیا ہے۔

امرت بازار پتر کا کا لنڈنی نامہ نگار ۱۰ مارچ کی اطلاع کے مطابق لکھتا ہے۔ کہ سلطنت برطانیہ کا جنرل سٹاف اپنے بحری و فوجی مراکز کو از سر نو منظم و مستحکم کرنے کے لئے ایک سکیم مرتب کر رہا ہے۔

اسمبلی کے بعض ارکان نے نئی دہلی سے ۱۰ مارچ کی اطلاع کے مطابق مختلف نوٹسوں کے ذریعہ ٹیکس اور ڈاک کی شرح میں تخفیف کا مطالبہ کیا ہے۔ جس کے منظور ہو جانے کی صورت میں پوسٹ کارڈ کی قیمت ایک پیسہ اور ایک سے ڈیڑھ تولہ وزنی لفافہ کی قیمت ایک آنہ ہو جائیگی۔

پنجاب نیشنل بنک کا ایک کلرک کراچی سے ۱۱ مارچ کی اطلاع کے مطابق دس ہزار روپے کے دو چک لیکر جو کراچی کے دیگر بنکوں کے نام جاری کئے گئے تھے۔ روپوش ہو گیا ہے۔

احراریوں کے متعلق ۱۲ مارچ اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر ہنری کریک نے بتایا۔ کہ کشمیر ایجی ٹیشن کے دنوں میں احراری قیدیوں کے اخراجات پورے کرنے کے لئے پنجاب گورنمنٹ کو حکومت ہند نے ایک لاکھ ۱۸ ہزار ۲۶۰ روپے دیئے۔

اسمبلی میں ۱۲ مارچ کو مسٹر ٹاٹنہم نے بتایا۔ کہ افواج کو مکمل طور پر ہندوستانی بنانے کا خیال کبھی حکومت کو نہیں آیا۔ ہمارے سامنے جو سکیم ہے۔ اس کے ماتحت تین سال میں ہم یہ فیصلہ کر سکیں گے۔ کہ کیا ہندوستانی افسر امن کے دنوں میں ٹریننگ دینے کا کام کر سکتے اور جنگ میں راہنمائی کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد ہم یہ کہہ سکیں گے۔ کہ افواج میں ہندوستانیوں کی بھرتی کی رفتار کیونکر بہتر ہو سکتی ہے۔

ریزرو بنک کے متعلق کلکتہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اس کا کل سرمایہ پانچ کروڑ روپیہ ہوگا۔ جو ایک ایک سو کے پانچ لاکھ حصوں میں تقسیم ہوگا۔ حصوں کی خرید کے لئے ۲۲ سے ۲۵ مارچ تک کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ گورنر جنرل باجلاس نے ساڑھے تین فیصدی منافع دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

پنجاب کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری نے لاہور کی ایک اطلاع کے مطابق سوشلزم کے بانی کارل مارکس کی ۵۲ ویں برسی صوبہ بھر میں منانے کے لئے ماتحت جماعتوں کے نام اپیل شائع کی ہے۔

بافسوس لکھا جاتا ہے۔ کہ جناب چودھری شہاب الدین صاحب پریذیڈنٹ پنجاب کونسل کی بیگم صاحبہ لاہور میں ۱۱ مارچ کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئیں۔

کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرنس کے امتحان دینے والے طلباء کی کل تعداد ۱۱ مارچ کی اطلاع کے مطابق ۲۵ ہزار ہے۔ آج تک یونیورسٹی مذکور میں اتنے طلباء کبھی شامل امتحان نہیں ہوئے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی